روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 5 جنوری 2012ء 10 صفر 1433 ہجری 5 صلح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 4

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

کامل لوگوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ان کی روحانیت جب اپنے پورے سوز وگداز کے ساتھ کسی عقدہ کشائی کے لئے توجہ کرتی ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ کیونکہ وہ لوگ بباعث اس کے جو خدا سے ذاتی محبت رکھتے ہیں محبوبان الٰہی میں داخل ہوتے ہیں۔ تب ہر ایک چیز جو خدا تعالیٰ کے زیر حکم ہے۔ ان کی مدد کے لئے جوش مارتی ہے اور رحمت الٰہی محض ان کی مراد پوری کرنے کے لئے ایک خلق جدید کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اور وہ امور ظاہر ہوتے ہیں جو اہل دنیا کی نظر میں غیر ممکن معلوم ہوتے ہیں اور جن سے سفلی علوم محض نا آشنا ہیں۔ ایسے لوگوں کو خدا تو نہیں کہہ سکتے مگر قرب اور علاقہ محبت ان کا کچھ ایسا صدق وصفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے گویا خدا ان میں اتر آتا ہے۔ اور آدم کی طرح خدائی روح ان میں پھونکی جاتی ہے مگر یہ نہیں کہ وہ خدا ہیں لیکن درمیان میں کچھ ایسا تعلق ہے جیسا کہ لوہے کو جبکہ سخت طور پر آگ سے افروختہ ہو جائے اور آگ کا رنگ اس میں پیدا ہو جائے آگ سے تعلق ہوتا ہے۔ اس صورت میں تمام چیزیں جو خدا تعالیٰ کے زیر حکم ہیں ان کے زیر حکم ہو جاتی ہیں۔ اور آسمان کے ستارے اور سورج اور چاند سے لے کر زمین کے سمندروں اور ہوا اور آگ تک ان کی آواز کو سنتے اور ان کو شناخت کرتے اور ان کی خدمت میں لگے رہتے ہیں اور ہر ایک چیز طبعاً ان سے پیار کرتی ہے اور عاشق صادق کی طرح ان کی طرف کھنچی جاتی ہے۔ بجز شریر انسانوں کے جو شیطان کا اوتار ہیں۔ عشق مجازی تو ایک منحوس عشق ہے کہ ایک طرف پیدا ہوتا اور ایک طرف مر جاتا ہے۔ اور نیز اس کی بنا اس حسن پر ہے جو قابل زوال ہے۔ اور نیز اس حسن کے اثر کے نیچے آنے والے بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیا حیرت انگیز نظارہ ہے کہ وہ حسن روحانی جو حسن معاملہ اور صدق وصفا اور محبت الٰہیہ کی تجلّی کے بعد انسان میں پیدا ہوتا ہے اس میں ایک عالمگیر کشش پائی جاتی ہے وہ مستعد دلوں کو اس طرح اپنی طرف کھینچ لیتا ہے کہ جیسے شہد چیونٹیوں کو۔ اور نہ صرف انسان بلکہ عالم کا ذرّہ ذرّہ اس کی کشش سے متاثر ہوتا ہے۔ صادق المحبت انسان جو سچی محبت خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے وہ یوسف ہے جس کے لئے ذرّہ ذرّہ اس عالم کا زلیخا صفت ہے۔ اور ابھی حسن اس کا اس عالم میں ظاہر نہیں کیونکہ یہ عالم اس کی برداشت نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ اپنی پاک کتاب میں جو فرقان مجید ہے فرماتا ہے کہ مومنوں کا نور ان کے چہروں پر دوڑتا ہے۔ اور مومن اس حسن سے شناخت کیا جاتا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں نور ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد21صفحہ222)

نفاق سے بچنے کی دعا

حضرت ام معبدؓ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے سنا۔

اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کردے اور میرے عمل کو ریاء سے اور زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو خیانت سے پاک کر۔ بیشک تو ہی ہے جو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے چھپے بھید جانتا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الدعوات باب جامع الدعاء فصل سوم)

احمدی طالبہ کا اعزاز

مکرم احمد صادق صاحب لاس اینجلس امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری بیٹی عزیزہ مژدہ صادق نے انٹاریو ہائی سکول کیلیفورنیا سے GPA4.7 کے ساتھ ڈپلومہ آف ایجوکیشن اور مندرجہ ذیل اعزازات حاصل کئے ہیں۔ نیشنل آنرسوسائٹی کی طرف سے اعلیٰ علمی امتیاز Summa Cum Laude، کیلیفورنیا سکالر شپ فیڈریشن کی طرف سے لائف ممبر شپ ایوارڈ اور کیلیفورنیا Legislature اسمبلی کی طرف سے اعلیٰ علمی امتیاز کا سرٹیفکیٹ۔

مژدہ صادق مکرم چوہدری محمد صادق صاحب درویش قادیان کی پوتی اور محترم مرزا ظفر احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی نواسی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور آئندہ بھی دین کی خدمت اور نمایاں کامیابیوں سے نوازتا رہے۔ آمین

جماعتی تعلیمی ادارہ جات کا سلیبس اور امتحانات کا شیڈیول

جماعتی تعلیمی ادارہ جات کے فائنل ٹرم کا سلیبس اور پیپر پیٹرن (امتحانی سوالات کے نمبروں کی تقسیم) برائے کلاس پریپ تا ہشتم فائنل ہو چکا ہے تمام والدین فائنل ٹرم سلیبس اور پیپر پیٹرن متعلقہ سکول سے حاصل کر سکتے ہیں۔ کلاس نہم، دہم فرسٹ ائیر اور سیکنڈ ائیر کا سلیبس متعلقہ بورڈ کے سلیبس کے مطابق ہے۔

جماعتی تعلیمی ادارہ جات کے فائنل ٹرم امتحانات (کلاس پریپ تا ہشتم) 8 مارچ تا 20 مارچ 2012ء منعقد ہونگے۔ نتیجے کا اعلان 31 مارچ اور نئے سیشن کا آغاز 8 اپریل 2012ء سے ہوگا۔

(نظارت تعلیم)

مشعل راہ

ناجائز طریقے سے کمانا بھی حرام ہے

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 10/اکتوبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت منشی برکت علی خاں صاحب (۔) حضرت اقدس شملہ میں ملازم تھے۔ احمدی ہونے سے پہلے انہوں نے ایک لاٹری ڈالی ہوئی تھی وہ لاٹری نکلی تو ساڑھے سات ہزار کی رقم ان کے حصے میں آئی۔ (اس زمانہ میں)۔ انہوں نے حضور سے پوچھا تو حضور نے اسے جوأ قرار دیا اور فرمایا اپنی ذات میں ایک پیسہ بھی خرچ نہ کریں۔ حضرت منشی صاحب نے وہ ساری رقم غرباء اور مساکین میں تقسیم کر دی۔

(رفقاء احمد جلد3 صفحہ 33)

تو یہی آج کل یہاں یورپ میں رواج ہے، مغرب میں رواج ہے لاٹری کا کہ جو لوگ لاٹری ڈالتے ہیں اور ان کی رقمیں نکلتی ہیں وہ قطعاً ان کے لئے جائز نہیں بلکہ حرام ہیں۔ اسی طرح جس طرح جوئے کی رقم حرام ہے۔ اول تو لینی نہیں چاہئے اور اگر غلطی سے نکل بھی آئی ہے تو پھر اپنے پر استعمال نہیں ہو سکتی۔

ایک واقعہ یہیں آپ کے ملک انگلستان کا محترم بشیر آرچرڈ صاحب کا ہے جنہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنے اندر جو تبدیلیاں پیدا کیں اور اس کے بعد اپنی زندگی وقف کی۔ 1944ء میں احمدی ہوئے تھے اور قادیان میں کچھ عرصہ دینی تعلیم حاصل کی اور جیسا کہ میں نے کہا ہے اپنی زندگی وقف کر دی۔ اور اس کے بعد ان کی زندگی میں ایک عظیم انقلاب برپا ہوا۔ عبادات الٰہی اور دعاؤں میں بے انتہا شغف پیدا ہو گیا۔ ان کے قادیان کے پہلے دورہ کا سب سے پہلا ثمرہ ترک شراب نوشی تھا۔ شراب بہت پیا کرتے تھے۔ فوری طور پر انہوں نے پہلے شراب ترک کی۔ انہوں نے جوئے اور شراب نوشی سے توبہ کر لی اور ان دونوں چیزوں سے ہمیشہ کے لئے کنارہ کشی اختیار کی، ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا۔

(الفضل 10/ جنوری 1978ء)

اس زمانہ میں بھی، آج کل بھی چند سال پہلے بعض احمدی یہاں بھی، جرمنی وغیرہ میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی ایسے کاروبار جن میں ریسٹورانٹ میں، ہوٹلوں میں جہاں شراب کا کاروبار ہوتا تھا۔ حدیث کے مطابق شراب کشید کرنے والا، شراب پلانے والا، شراب بیچنے والا، رکھنے والا، ہر قسم کے لوگوں کو کہا گیا کہ یہ جہنمی ہیں اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اعلان فرمایا تھا کہ جو بھی احمدی اس کاروبار میں ملوث ہیں ان کو فوری طور پر یہ کاروبار ترک کر دینا چاہئے ورنہ ان کے خلاف سخت نوٹس لیا جائے گا۔ تو خود ہی حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی بھاری تعداد نے اس کاروبار کو ترک کر دیا اور بعضوں کو تو خدا تعالیٰ نے فوراً بہت بہتر کاروبار عطا کئے اور بعضوں کو ابتلاء میں بھی ڈالا اور وہ لمبے عرصہ تک کاروبار سے محروم رہے۔ لیکن وہ پختگی کے ساتھ اپنے فیصلے پر قائم رہے اور پھر انہوں نے اس گندے کاروبار میں ہاتھ ڈالنے کی کوشش نہیں کی۔ (روزنامہ الفضل یکم جون 2004ء)

تعارف کتب

حضرت گوتم بدھ کی اصل تعلیم

مصنف: مسعود احمد خان دہلوی
تاریخ اشاعت: مئی 2011ء
ناشر: عرفان احمد خان جرمنی

بدھ ازم کا مدار اس شریعت پر ہے جسے ''تری پٹک'' (Tri- Pitaka) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ شریعت ہر چند کہ گوتم بدھ کے مکالمات و مواعظ اور ہدایات و ارشادات پر ہی مشتمل ظاہر کی جاتی ہے تاہم اسے کسی صورت بھی من وعن ان کی اصل تعلیم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ایسے محققین کے نزدیک جنہوں نے قدیم بدھ لٹریچر کے مطالعہ میں اپنی زندگیاں لگا دیں ''ٹری پٹک'' کا موجودہ مجموعہ گوتم بدھ کی اصل تعلیم پر مشتمل نہیں ہے بہت مرتبہ ترجمہ ہونے اور بار بار نظر ثانی کی وجہ سے اس کے اندر زمانہ کی نئی نئی ضرورتوں اور بدلتی ہوئی اقدار کے مطابق تبدیلیاں اور اضافے ہوتے رہے اور ان تبدیلیوں اور اضافوں کے ساتھ ساتھ بدھ مت میں نئے نئے فرقے معرض وجود میں آتے چلے گئے۔

ان حالات میں ضروری ہو جاتا ہے کہ ایک نئے زاویہ نگاہ سے تری پٹک اور دوسرے قدیم بدھ لٹریچر کا مطالعہ کر کے گوتم بدھ کی اصل تعلیم کا پتہ لگایا جائے تا کہ ان کی شخصیت و کردار اور ان کے ذریعہ رونما ہونے والے روحانی انقلاب کی نوعیت پر سے صدیوں کی داستان گوئی کے دبیز پردے اٹھیں۔ موجودہ زمانہ میں اس نوع کا جدید مطالعہ نسبتاً آسان ہو گیا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود نے اپنی خداداد بصیرت سے کام لیتے ہوئے گوتم بدھ کے مقام، ان کے لائے ہوئے پیغام اور ان کے ہاتھوں انجام پانے والے کام کے متعلق فیصلہ کن انداز میں روشنی ڈال کر محققین کیلئے فکر و نظر کی ایک نئی راہ کھول دی ہے۔ گوتم بدھ اور ان کی تعلیم کے متعلق آپ کا یہ محاکمہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔

حضرت مسیح موعود نے ایک بنیادی اصل یہ بیان فرمایا ہے کہ جن پرانے بزرگوں یا رشیوں کو دنیا کے کروڑوں انسان مانتے ہیں اور ان کی بزرگی کے دل سے قائل ہوتے ہوئے ان سے محبت رکھتے اور ان کی تعظیم کرتے ہیں اور ان کے اس اعتقاد پر زمانہ دراز گزر چکا ہے تو وہ تمام بزرگ اور رشی یقیناً خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ اور مامور ہیں۔ اس اصل کی بناء پر ہی آپ نے گوتم بدھ کو بھی ایک سچا فرستادہ تسلیم کیا اور ان کی تعظیم و تکریم کو لازمی قرار دیا۔

جناب مسعود احمد دہلوی جماعت احمدیہ کے جانے مانے صحافی ادیب اور محقق تھے، اس اہم اور نازک موضوع پر ان کی یہ کتاب نہ صرف مذہبی، دینی لٹریچر میں ایک گراں قدر اضافہ ہے بلکہ اس دور کے حکم اور عدل حضرت مسیح موعود کی تعلیمات و ارشادات کی ممد و معاون اور آپ کی تحقیقات کو سچائی کے پلڑے میں ثابت کرنے والی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب میں بدھ مت کے پیروؤں کے نزدیک شریعت کا درجہ رکھنے والے سلسلہ کتب ''تری پٹک'' کے اصل یعنی قدیم ترین حوالہ جات کی رو سے ان کے سو فیصد درست ہونے کو دو اور دو چار کی طرح آشکار کیا ہے۔ اور یہ مصنف نے بھی ثابت کیا ہے کہ فی زمانہ بدھ مت والے جو عقائد اپنے وقت کے اس عظیم مصلح کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ درست نہیں ہیں۔

اس گہری اور قابل داد تحقیق کے نتیجہ میں یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ حضرت گوتم بدھ توحید باری تعالیٰ کی تعلیم دینے ہی آئے تھے۔ سلسلہ کے لٹریچر میں یہ ایک مفید کتاب ہے۔ پانچ ابواب پر مشتمل اس کتاب کے عناوین درج ذیل ہیں۔ بدھ مت میں شریعت کا درجہ رکھنے والی کتب کی تدوین اور مختلف مراحل، حضرت گوتم بدھ کے خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل اور اس کے پرچارک ہونے کا ثبوت، مسلسل ریاضتوں کے نتیجہ میں حضرت گوتم بدھ کو حاصل ہونے والا گیان، حضرت گوتم بدھ کے اقوام کی روشنی میں بار بار پیدائش کے مسئلہ کی اصل حقیقت اور گوتم بدھ کی اصل تعلیم کا ماحصل اور اس کے مضمرات۔ اللہ تعالیٰ مصنف کی یہ کاوش قبول فرمائے۔ آمین

(ایف۔ شمس)

جائیداد کی قربانی

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

1922ء یا 1923ء میں جب جماعت پر سخت تنگی کا وقت آیا تھا تو میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ میں اپنی سب جائیداد سلسلہ کے سپرد کر دوں اور دوسرے دوستوں میں بھی تحریک کروں۔ چنانچہ میں نے بعض دوستوں سے ذکر کیا تو سات اور دوستوں نے بھی اس قسم کی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ پس اگر اس قسم کا کوئی موقع آئے تو سب سے پہلے میرا حق ہے کہ میں اُس پر عمل کروں۔ (خطابات شوریٰ جلد2

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری

1973ء میں امریکہ مشن کی چند یادیں

1972ء میں جب خاکسار سیرالیون مغربی افریقہ سے واپس آیا۔ تو 23 ستمبر 1972ء کو وکالت تبشیر کی طرف سے چٹھی ملی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خاکسار کی تقرری امریکہ کے لئے فرمائی ہے۔ چنانچہ ویزہ وغیرہ کی کارروائی کے بعد 31 جولائی 1973ء کو خاکسار امریکہ کے لئے روانہ ہوا اور 2/اگست 1973ء کو واشنگٹن پہنچ گیا۔

اگلے روز جمعہ تھا مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ امیر و مربی انچارج نے مجھے کہا کہ کل جمعہ ہے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی تشریف لائیں گے میں ان سے خطبہ جمعہ کے لئے درخواست کروں گا لیکن اگر وہ نہ مانے تو پھر جمعہ مجھے پڑھانا ہوگا۔ طبعاً کچھ فکر لاحق ہوئی مگر میں خاموش رہا کہ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ جمعہ کے وقت حضرت چوہدری صاحب تشریف لائے اور بیت الذکر میں ایک طرف کرسی پر بیٹھ گئے۔ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ آپ کے پاس گئے اور عرض کی کہ خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں مگر چوہدری صاحب نے انکار کر دیا۔ پھر دوسری بار عرض کی گئی مگر انکار میں جواب ملا۔ پھر تیسری بار باجوہ صاحب نے کہا کہ چوہدری صاحب میں بحیثیت امام بیت الفضل واشنگٹن آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ خطبہ جمعہ دیں۔ میں نے دیکھا کہ باجوہ صاحب کے یہ الفاظ کہنے تھے کہ حضرت چوہدری صاحب فوراً اٹھے اور محراب میں تشریف لے آئے۔ آپ نے خطبہ دیا۔ جماعت کو نہایت قیمتی نصائح سے نوازا۔ خطبہ کے بعد نماز خاکسار کو پڑھانے کا ارشاد ہوا۔ چنانچہ میں نے نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی جس میں معمولی غلطی ہوگئی۔ نماز کے بعد حضرت چوہدری صاحب مجھے ایک طرف لے گئے اور آہستہ سے فرمایا کہ تلاوت میں فلاں غلطی تھی اس کو درست کر لیں۔ اس سے بھی حضرت چوہدری صاحب کے اخلاق حسنہ کی ایک اعلیٰ مثال سامنے آئی کہ تعلیم و تربیت میں ایسا طریق اختیار کرو کہ دوسروں کو کسی کی غلطی اور سہو کا علم نہ ہونے پائے۔ واقعہ میں حضرت چوہدری صاحب جیسے دینی و دنیاوی لحاظ سے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اتنے ہی آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔

اس کے چند دن بعد چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ نے مجھے کہا کہ میری تقرری نیویارک مشن ہاؤس میں ہوئی ہے مگر وہاں مربی کی رہائش کا انتظام نہیں صرف ایک ہال ہے جو کرایہ پر لیا ہوا ہے۔ ہاں نیو یارک کے پاس میں ان کے داماد مکرم ڈاکٹر ماجد احمد صاحب نے ایک مکان خرید کر مشن کے لئے وقف کیا ہے وہاں پر ہر قسم کی سہولت میسر ہے لہٰذا آپ جا کر دونوں جگہوں کا جائزہ لے لیں کہ کہاں آپ کو سہولت رہے گی اور اس کے مطابق آپ فیصلہ کر لیں کہ کہاں رہنا ہے۔ چنانچہ میں 9/اگست کو Teenic نیو جرسی گیا جہاں وہ مکان تھا۔ رات وہاں بسر کی احباب جماعت سے ملاقات کی جن میں برادرم محمد صادق صاحب اور برادرم بشیر احمد صاحب شامل تھے جو نہایت مخلص اور فدائی قسم کے احمدی تھے۔ 10/اگست کو جمعہ وہاں پڑھایا پھر رات کو میں برادرم محمد صادق صاحب کے ساتھ نیویارک میں مشن ہاؤس دیکھنے کے لئے گیا۔ جب Jamica کا علاقہ Archer Ave پر پہنچے تو دیکھا کہ سامنے ایک ریسٹوران ہے جس میں اوپر ایک ہال ہے جس کے اوپر سائن بورڈ پر لکھا ہے Ahmadiyya Movement۔ چنانچہ برادرم محمد صادق صاحب نے دروازہ کھولا اور ہم سیڑھیوں کے ذریعہ اوپر گئے اور دیکھا کہ وہ صرف ایک ہال ہے جس میں ہر طرف سامان بکھرا پڑا ہے۔ صوفے اور قالین وغیرہ بھی ہیں مگر خستہ حالت میں۔ ایک کونے میں چھوٹا سا کمرہ تھا جو ٹوٹے پھوٹے سامان و کرسیوں سے بھرا پڑا تھا۔ وہاں کچن اور ٹائلٹ تو تھا مگر غسل خانہ نہیں تھا۔ غسل کیلئے باہر جانا پڑتا تھا۔ برادرم محمد صادق صاحب نے کہا یہ مشن ہاؤس ہے جس میں آپ کا قیام ہوگا۔

یہ علاقہ سیاہ فام آبادی پر مشتمل تھا اور ہر وقت خوف و خطرہ لاحق رہتا تھا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر ہم واپس Teenic آ گئے اور وہاں سے 12/اگست کو میں واشنگٹن آ گیا۔ مکرم باجوہ صاحب نے پوچھا کہ کیا فیصلہ کیا ہے؟ کہاں رہنا ہے؟ میں نے سوچا Teenic میں بے شک رہائش کی اور دیگر سہولتیں حاصل ہیں مگر جماعت کوئی نہیں صرف چند دوست ہیں مگر نیویارک میں جیسا کہ مجھے بتایا گیا خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک خاصی تعداد ممبران جماعت کی موجود ہے جو باقاعدہ جمعہ میں آتے ہیں اور پھر اتوار کو میٹنگ میں حاضر ہوتے ہیں۔ Teenic سے بھی وہاں جاتے ہیں۔ چنانچہ میں نے جماعتی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی فیصلہ کیا کہ میں نیو یارک میں ہی قیام کروں گا۔ مشکل حالات کا انشاءاللہ مقابلہ کروں گا۔ 17/اگست کو میں دوبارہ واشنگٹن سے Teenic نیو جرسی گیا۔ جمعہ کی نماز وہاں ادا کی 19/اگست کو اتوار تھی اور نیویارک میں جماعتی میٹنگ تھی۔ چنانچہ میں برادرم محمد صادق صاحب کے ساتھ نیویارک گیا۔ دیکھا کہ ہال احمدی احباب سے بھرا ہوا ہے۔ مرد عورتیں اور بچے سب جمع تھے۔ یہ سب لوکل آدمی تھے۔ پاکستانی صرف دو تین تھے، مکرم عبدالحمید صاحب مع فیملی اور مکرم عبدالسمیع صاحب ابن مکرم مولوی عبدالغفور صاحب۔ اکثر مردوں اور عورتیں کے پاس تفسیر القرآن انگریزی موجود تھی۔ اور وہ بڑے شوق اور لگن کے ساتھ دینی مسائل سیکھنے کے لئے کوشاں تھے۔ چنانچہ میں نے درس القرآن دیا اور نیویارک میں تقرری کے بارہ میں انہیں بتایا جس سے وہ بہت خوش ہوئے کہ ایک لمبے عرصہ کے بعد انہیں کوئی مربی ملا ہے۔ پھر بعض امریکن احمدیوں نے تقاریر کیں اور بڑی محبت اور عقیدت کے ساتھ مجھے خوش آمدید کہا۔ آخر میں خاکسار نے ان سے خطاب کیا اور انہیں اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی تلقین کی۔ میٹنگ کے بعد سب نے مل کر کھانا کھایا جو وہ گھروں سے تیار کر کے لائے تھے اور کچھ وہاں تیار کیا تھا۔ قریباً سارا دن وہاں انہوں نے گذارا، نمازیں ادا کیں۔ دینی محبت اور اخوت کا ایک عجیب نظارہ تھا۔ جو وہاں نظر آ رہا تھا، دل خوش ہوگیا۔

اس کے بعد شام کو احباب تشریف لے گئے، میں بھی برادرم محمد صادق صاحب کے ساتھ واپس Teenic نیو جرسی آ گیا۔ اگلے روز 20/اگست کو میں نے برادرم محمد صادق صاحب کو کہا کہ اب مجھے مستقل طور پر نیویارک چھوڑ آئیں۔

نیویارک میں مستقل قیام

چنانچہ رات کے وقت ہم نیویارک گئے اور برادرم محمد صادق صاحب مجھے وہاں چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ جیسا کہ میں نے ذکر کیا یہ ایک ہال تھا جس میں بعض بنیادی سہولتیں مفقود تھیں۔ بہر حال اب میں تھا اور وہ ہال تھا۔ اردگرد سیاہ فام لوگ، دل میں ایک خوف سا پیدا ہوا مگر یہ سوچ کر کہ جب خدا تعالیٰ کی خاطر قدم اٹھایا ہے تو وہی حفاظت فرمائے گا۔ میں قالین پر لیٹ گیا مگر نیند نہیں آ رہی تھی۔ اچانک رات کے قریباً دو بجے کوئی شخص سیڑھیاں چڑھتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے اوپر آ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں کچھ دیر خاموش رہا پھر اس کے آواز دینے پر میں نے دروازہ کھول دیا۔ دیکھا کہ ایک سیاہ فام دوست لمبے قد کا سامنے کھڑا ہے۔ مجھے کچھ خوف سا لگا۔ وہ بھی مجھے دیکھ کر حیران ہوا۔ کیونکہ وہ اتوار کی میٹنگ میں شامل نہیں تھا۔ اس نے السلام علیکم کہا اور اپنا تعارف کروایا کہ ''میرا نام بشیر احمد ہے اور میں خدا کے فضل سے احمدی ہوں'' وہ اندر آیا اور گفتگو شروع ہوئی۔ اس نے بتایا کہ وہ ایک ٹیکسی ڈرائیور ہے اور اس مشن کی ایک چابی اس کے پاس ہے۔ جب میں کام ختم کرتا ہوں تو یہاں آ کر آرام کرتا ہوں۔ کیونکہ لمبے عرصے سے یہاں کوئی نہیں تھا۔ بعض اور جماعتی امور بھی اس سے معلوم ہوئے۔ وہ خوش تھا کہ لمبے عرصے بعد کوئی مربی آیا ہے۔ بہرحال رات ہم نے بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو دونوں نے نماز فجر باجماعت ادا کی پھر ناشتہ وغیرہ کیا۔ جس کے بعد میں نے برادرم بشیر احمد صاحب سے کہا کہ آؤ اب وقار عمل کریں۔ ہم دونوں نے مل کر ہال کی صفائی کی۔ کونے میں ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو ٹوٹی پھوٹی کرسیوں اور پرانے سامان سے بھرا پڑا تھا۔ میں نے برادرم بشیر احمد صاحب کو کہا کہ اس میں جو چیز قابل استعمال ہے رکھ کر باقی سب چیزیں باہر سڑک کے کنارے رکھ دو۔ وہاں یہ طریق ہے کہ ناقابل استعمال سامان سڑک کے کنارے رکھ دیا جاتا ہے، حکومتی ٹرک آتا ہے اور وہ سامان اٹھا کر لے جاتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

میں نے دیکھا کہ سامان میں ایک فولڈنگ چارپائی ہے۔ چنانچہ میں نے اسے صاف کیا اور اس کمرہ میں بچھا دی۔ پھر ہم دونوں بازار گئے اور وہاں سے میٹرس، بستر کی چادر اور تکیہ وغیرہ لائے اور واپس آ کر بستر تیار کیا۔ اب برادرم بشیر احمد صاحب تو چلے گئے باقی کام میں نے خود سر انجام دئے۔ جب میری تقرری امریکہ کے لئے ہوئی اس وقت تک میں قریباً 14 سال تک افریقہ کے ممالک سیرالیون و غانا میں خدمات سلسلہ بجا لا چکا تھا۔ طبعاً خیال آیا کہ افریقہ میں جن رہائشی اور دیگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا اب امریکہ میں اس کا کچھ مداوا ہو جائے گا۔ مگر جب میں نے نیویارک مشن ہاؤس کی کیفیت دیکھی جس میں نہ مربی کی رہائش کا کوئی سامان ہے اور نہ ہی اس کے غسل کرنے کی کوئی جگہ اور اس کے لئے اس کو باہر جانا ہوگا تو کچھ مایوسی ہوئی۔ بہر حال میں نے ہال کی صفائی وغیرہ کی اور پھر آرام کیا۔ 24/اگست کو جمعہ تھا اس کی تیاری کی۔ جمعہ کے وقت احباب آنا شروع ہوئے۔ زیادہ تعداد امریکن احمدیوں کی تھی۔ پاکستانی چند ایک تھے۔ ہال میں جمعہ کے وقت تک رونق ہوگئی۔ آنے والوں کے چہروں سے ٹپک رہا تھا کہ وہ احمدیت کے کتنے شیدائی اور فدائی ہیں اور دین حق کی تعلیمات کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے میں کتنے سنجیدہ ہیں۔ میں نے خطبہ میں حضرت مسیح موعود کی آمد کی غرض بیان کرتے ہوئے انہیں احمدیت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ جمعہ کے بعد ایک دوسرے سے گلے ملنے اور معانقہ کرنے سے جو اخوت و محبت کا مظاہرہ ہو رہا تھا وہ ایک عجیب کیفیت پیدا کر رہا تھا۔ بہر حال جمعہ کے بعد احباب تشریف لے گئے۔ یہ نظارہ ہر جمعہ اور اتوار کو مشاہدہ میں آتا۔

ایک روز رات کے ایک بجے میں نے باہر شور سنا۔ کسی کے رونے اور چیخنے کی آواز آ رہی تھی۔ میں نے کھڑکی سے باہر دیکھا تو معلوم ہوا کہ چند سیاہ فام لوگ ایک شخص کو خوب زدوکوب کر رہے ہیں اور اسے گھسیٹ کر لے جا رہے ہیں۔ جسے

دیکھ کر خوف سا پیدا ہوا اور فوراً کھڑکی بند کر دی۔ یہ حالات اس علاقہ میں عموماً ہوتے رہتے تھے کیونکہ یہ علاقہ زیادہ تر سیاہ فام لوگوں کا تھا۔ ایک روز میں وہاں کوئی چیز خریدنے کے لئے ایک سٹور میں گیا۔ جب میں وہاں پھر رہا تھا تو اچانک کسی نے آ کر پکڑ لیا جس سے میں سخت خوف زدہ ہوا جب میں نے مڑ کر دیکھا وہ ایک ایسا نوجوان تھا جو سیرالیون میں ہمارے سکول میں تعلیم حاصل کرتا رہا تھا اور جب اس نے مجھے دیکھا تو حیران ہوا اور دوڑ کر خوشی سے مجھے آلیا اور کہا کہ میں جالو ہوں اور سیرالیون سے ہوں اور وہاں سے آپ کو جانتا ہوں کیونکہ میں احمدیہ سیکنڈری سکول بو میں پڑھتا رہا ہوں۔ جب میں نے آپ کو دیکھا تو حیران رہ گیا کہ یا صدیق یہاں کہاں آ گیا۔ چنانچہ میں اس سے مل کر بہت خوش ہوا اور مشن ہاؤس آنے کے لئے کہا اور ایڈریس دیا۔ چنانچہ وہ اتوار کو وہاں آیا اور باقی احمدی دوستوں سے بھی اس کا تعارف ہوا۔ اس نے بتایا وہاں سیرالیون سے اور بھی احمدی نوجوان ہیں جو وہاں ہمارے سکولز میں پڑھتے رہے ہیں جو میرے لئے بہت خوشی کا موجب تھا کہ ہمارے سکول خدا تعالیٰ کے فضل سے کس طرح احمدیت کی اشاعت کا باعث بن رہے ہیں۔ خصوصاً سیرالیون میں ہمارے تعلیمی ادارہ جات نہ صرف دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے ملک کی گراں قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں بلکہ دینی لحاظ سے بھی ان کی آئندہ نسل کو سدھارنے اور ان کے اندر مذہبی رجحانات کو اجاگر کرنے کا کام سرانجام دے رہے ہیں اور وہ نوجوان جہاں بھی جاتے ہیں احمدیہ جماعت سے اپنے تعلق کا اظہار کرتے ہیں۔ اس نوجوان نے میرے وہاں آنے کا ذکر اپنے دوسرے دوستوں سے بھی کیا جو نیو یارک کے علاقہ Harlam میں اکٹھے رہتے تھے جو خالصتہً سیاہ فام لوگوں کا علاقہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے ایک روز میری دعوت کی اور دیر تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ میں ان کو بھی مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ جب تک میں وہاں رہا ان میں سے بعض نے برابر مشن ہاؤس سے رابطہ رکھا۔

ایک روز 18 / اکتوبر 1973ء کو جب میں اوپر ہال میں بیٹھا کام کر رہا تھا، نیچے سے ایک پولیس آفیسر اوپر آئے۔ جب وہ سیڑھیاں چڑھنے لگے تو نیچے لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ کیا لینے وہاں جا رہے ہیں۔ یہ لوگ مذہبی ہیں اور بہت اچھے ہیں۔ تمہارا وہاں کیا کام؟ وہاں پولیس بغیر کسی وجہ کے اور اجازت کے کسی کے گھر میں داخل نہیں ہوتی۔ بہر حال وہ اوپر آئے اور دروازہ پر دستک دی۔ میں نے دروازہ کھولا تو ایک پولیس مین کو دیکھ کر کچھ پریشان ہوا کہ اس کا یہاں کیا کام؟ خیر میں نے انہیں اندر آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ وہ اندر آئے اور کہنے لگے کہ میرے والدین جنوبی افریقہ سے آئے ہیں۔ میں مسلمان ہوں۔ میرا نام این ڈی احمد ہے اور میری بیوی عیسائی ہے اور کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ میں اس علاقہ میں پولیس کی ڈیوٹی دیتا ہوں۔ میں یہاں سے گذر رہا تھا تو میں نے سائن بورڈ پر لکھا پڑھا Ahmadiyya Movement۔ لہٰذا میں اوپر آ گیا کہ دین حق کے بارہ میں معلومات حاصل کروں۔ چنانچہ بعض باتیں اسے بتائی گئیں اور احمدیت کا تعارف بھی کروایا گیا۔ اس نے بعض سوالات کئے جن کے اس کو جوابات دئے گئے۔ پھر اس نے مطالعہ کے لئے لٹریچر طلب کیا اور خصوصاً قرآن کریم انگریزی طلب کیا جو اسے دیا گیا اور آئندہ آنے کا وعدہ کر کے وہ چلا گیا۔ پھر وہ ہماری ہر اتوار کی میٹنگ میں باقاعدہ آنے لگا اور احمدیت کی صداقت جب اس پر واضح ہو گئی تو بیعت کر کے باقاعدہ جماعت میں شامل ہو گیا۔ اس کی بیوی جو سخت رومن کیتھولک تھی اور اس کے دو بچے بھی تھے ان سے اس نے علیحدگی اختیار کر لی۔ جماعت سے وابستگی اور اخلاص کی بناء پر میں نے اس کی شادی ایک پاکستانی احمدی خاتون بشریٰ سے کرا دی جو ایک ہسپتال میں ایک نرس کے طور پر کام کرتی تھیں۔ چنانچہ مسٹر این ڈی احمد صاحب اس کے ساتھ پاکستان بھی آئے اور انہوں نے لاہور اور ربوہ بھی دیکھا۔

خاکسار نے اس ہال میں (جسکا اوپر ذکر چل رہا ہے) جماعتی تعلیم تربیت اور دعوت الی اللہ کا کام جاری رکھا مگر وہاں جو کیفیت تھی اس سے میں مطمئن نہیں تھا۔ غسل کے لئے بھی مجھے کسی کے گھر جانا پڑتا تھا۔ پھر نیچے شور وغل رہتا تھا۔ چنانچہ میں نے جماعت کو تحریک کی کہ مشن ہاؤس کے لئے کسی مناسب جگہ پر مکان خرید لیا جائے جس میں جماعتی کاموں کے علاوہ مربی کے لئے رہائش کا بھی انتظام ہو۔ اس پر جماعت نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ غور کیا اور نیو یارک کے علاقہ بروکلین Brook Lyn میں Union Street پر ایک احمدی مسٹر نور الدین الغزالی کے نام پر مکان خرید لیا گیا جو Mortgage پر تھا۔ مشن ماہوار قسطیں ادا کرتا رہا۔ بہر حال ملکی قوانین کے تحت یہی طریق تھا۔ جو مکان خریدا گیا اسے جماعت کے احباب نے وقار عمل کر کے قابل استعمال بنایا۔ نیچے ضروری ترامیم کر کے تہہ خانہ میں میٹنگ ہال تیار کیا گیا۔ اوپر ایک کمرہ جمعہ اور نمازوں کے لئے تیار کیا گیا۔ اس سے اوپر کی منزل میں مربی کی رہائش کا انتظام تھا۔ لجنہ کے لئے الگ کمرہ تیار کیا گیا۔ کچن، غسلخانہ اور لیٹرین وغیرہ سب موجود تھیں۔ بہر حال یہ مکان وقتی ضروریات کے لئے کافی تھا۔

مشن ہاؤس کا افتتاح

مورخہ 24 مارچ 1974ء بروز اتوار یوم مسیح موعود اس مشن میں منایا سگیا اور اس موقع پر اس کے افتتاح کی تقریب بھی منعقد کی گئی جس کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو واشنگٹن سے تشریف لانے کی درخواست کی گئی۔ آپ کے ساتھ محترم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ امیر و مربی انچارج امریکہ مشن بھی تشریف لائے۔ بعض اور معززین بھی مدعو تھے، جن میں مکرم ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب جو UNO میں انڈیا کے نمائندے تھے اور مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر سابق امیر و مربی انچارج امریکہ مشن بھی شامل تھے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ یہ خوشی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیو یارک جماعت کو مشن ہاؤس کے لئے ایک مکان خریدنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کی دیر سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ پھر آپ نے احباب جماعت کو اسے آباد کرنے، نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرنے اور دیگر تقریبات میں استقلال کے ساتھ شریک ہونے کی تلقین کی۔ مکرم چوہدری شریف احمد باجوہ صاحب مکرم ڈاکٹر خلیل احمد ناصر صاحب اور مکرم سید برکات احمد صاحب نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں خاکسار نے سب کا شکریہ ادا کیا اور دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔ سب حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی آمد

اس نئے مشن ہاؤس میں ہفتہ وار میٹنگز کا سلسلہ شروع کیا گیا جس میں احباب جماعت بڑے ذوق وشوق سے شریک ہوتے۔ 5 مئی 1974ء کو ایک ہفتہ وار میٹنگ ہونے والی تھی۔ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نیو یارک تشریف لائے ہوئے ہیں۔ چنانچہ میں نے مکرم ملک اعجاز احمد صاحب کو آپ کے پاس بھیجا اور درخواست کی کہ آپ ہماری میٹنگ میں تشریف لا کر جماعت سے خطاب کریں۔ آپ نے ازراہ شفقت و مہربانی اس درخواست کو قبول کیا اور مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ خاکسار نے اپنے تعارفی الفاظ میں ذکر کیا کہ ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ آج حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق ہم میں موجود ہیں اور آپ نے ہماری درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے یہاں آنے کے لئے وقت نکالا، جس پر ہم آپ کے بے حد ممنون ہیں۔ پھر حضرت چوہدری صاحب نے مختصر طور پر احباب جماعت سے خطاب کیا اور انہیں نہایت ہی مؤثر انداز میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور نہایت قیمتی نصائح سے نوازا۔

جب میٹنگ ختم ہوئی اور حضرت چوہدری صاحب واپس تشریف لے جانے لگے تو آپ نے مجھے اپنے قریب بلایا اور آہستہ سے فرمایا کہ آپ نے میرا تعارف بطور رفیق حضرت مسیح موعود کرایا ہے میں تو ایک نہایت ہی عاجز اور ادنیٰ سا انسان ہوں۔ رفقاء حضرت مسیح موعود کا مقام تو بہت بلند اور اعلیٰ ہے۔ میں کہاں ان میں شامل ہو سکتا ہوں۔ بہر حال یہ حضرت چوہدری صاحب کی انکساری اور عاجزی کا اظہار تھا۔ خدا تعالیٰ نے جتنا بلند مقام آپ کو عطا فرمایا تھا دنیاوی اور روحانی لحاظ سے اتنے ہی آپ عاجزی اور انکساری کے پیکر تھے۔

خاکسار اس مشن ہاؤس میں قریباً چھ ماہ تک رہا پھر میرا تبادلہ واشنگٹن میں بطور امیر و مربی انچارج امریکہ مشن ہو گیا اور وہاں میں نے مکرم چوہدری شریف احمد باجوہ صاحب سے چارج لے کر کام شروع کر دیا۔ مکرم چوہدری شریف احمد باجوہ صاحب 19 جولائی 1974ء کو پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے۔ پھر نیو یارک مشن ہاؤس میں مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی رہے۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کے وقت میں اسے فروخت کر دیا گیا اور نیو یارک کے علاقہ Queens میں ایک نیا مشن ہاؤس خریدا گیا۔

بقیہ صفحہ 6

آگے کیا کریں۔ اب ہمارا یہ ارادہ ہے۔ کیا کرنا چاہئے؟''

ہر حال میں دفتر سے رابطہ رکھنے کے ضمن میں فرمایا:

''یونیورسٹیوں میں پڑھنا چاہیں تو بتا دیں اور پہلے اجازت لے لیں اور جو یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر چکے ہوں اور اپنا وقف میں رہنا بھی confirm کیا ہوا ہو تو ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ وقتاً فوقتاً جماعت سے رابطہ رکھیں کہ اب ہم کام کر رہے ہیں۔ کام کرنے کا عرصہ اتنا ہو گیا ہے۔ فی الحال اکثریت کو اجازت دی جاتی ہے کہ اپنے کام جاری رکھو۔ جب جماعت کو ضرورت ہوگی بلا لے گی۔ لیکن ان کا کام یہ ہے کہ ہر سال اس کی اطلاع دیتے رہیں''۔

(روزنامہ الفضل 7 دسمبر 2010ء)

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صحیح رنگ میں اپنے اعلیٰ مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے حضور انور کے ہر حکم پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خوشنودی ہی ہر حال میں ہمارا مطمح نظر ہو اور ہم ہمیشہ خلافت کے سچے فرمانبردار ٹھہریں۔ آمین

مکرم لقمان احمد کشور صاحب

وقف نو بچہ۔ خدا کے حضور ایک تحفہ

پہلے دن سے ہی ان کے کان میں یہ ڈالا جائے کہ آپ وقف ہیں اور جماعت کے لئے آپ نے اپنی زندگی صرف کرنی ہے اور آپ کی اپنی کوئی زندگی نہیں۔

خدا تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس دور میں پیدا کیا اور اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا متبع ہونے کا اعزاز بخشا اور ہمیں اپنے بھیجے ہوئے مسیح اور امام مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ وہ جماعت جس کا مقصد آخرین کے اس دور میں اولین کے دور والے تمام نمونے قائم کرنے ہیں اور ہر قربانی میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ کا سب کچھ خدا کے دین کے لئے وقف تھا اور حضرت مسیح موعود کی تمام زندگی بھی دین کی خدمت میں گزری تو ان کے نمونہ کو دیکھتے ہوئے آپ کے ہر پیروکار کی یہ اولین ترجیح، حقیقی فرض اور مقصد صرف اور صرف خدا کے دین کے لئے کامل طور پر خود کو وقف کر دینا ہے اور ہمیشہ یہ بات مدنظر رکھنا ہے کہ ہمیشہ دین دنیا پر مقدم ٹھہرے۔

لہٰذا جماعت کی تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء خدا تعالیٰ سے رہنمائی پا کر بار بار اس مقصد پر زور دیتے رہے اور احباب کو اس طرف تحریک کرتے رہے کہ احباب نہ صرف خود بلکہ اپنی اولادوں کو بھی اس مقصد کے لئے وقف کر دیں تا اس واحد و یگانہ کا نام جلد از جلد اس جماعت کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک پہنچے اور توحید کا علم ہر جگہ بلند ہو اور خدا کے دین کا بول بالا ہو اور اس کے پیارے نبی ﷺ کی صداقت ثابت ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 3/ اپریل 1987ء (خطبات طاہر جلد 6 ص 246) میں احباب جماعت کو تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''......ابرار کی بھی یہ سنت ہے انبیاء کے علاوہ جیسے حضرت مریم کی والدہ نے یہ التجا کی خدا سے۔

کہ اے میرے رب! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں تیرے لئے پیش کر رہی ہوں۔ مجھے نہیں پتہ کیا چیز ہے لڑکی ہے کہ لڑکا ہے اچھا ہے یا برا ہے۔ مگر جو کچھ ہے میں تمہیں دے رہی ہوں۔

(سورۃ آل عمران 36)

فتقبل منی مجھ سے قبول فرما۔ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ تو بہت ہی سننے والا اور جاننے والا ہے یعنی سنتا ہے اور علم رکھتا ہے اس مضمون کا الگ تعلق ہے اس لئے اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہر حال یہ دعا حضرت مریم کی والدہ جو آل عمران سے تھیں نے کی خدا تعالیٰ کو ایسی پسند آئی کہ اسے قرآن کریم میں آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کر لیا۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اپنی اولاد کے متعلق اور دوسرے انبیاء کی دعائیں اپنی اولاد کے متعلق یہ ساری قرآن کریم میں محفوظ فرمائیں۔ بعض جگہ آپ کو ظاہر طور پر وقف کا مضمون نظر نہیں آئے گا جیسا کہ یہاں آیا ہے محررا اے خدا میں تیری راہ میں اس بچے کو وقف کرتی ہوں۔ لیکن بسا اوقات آپ کو یہ دعا نظر آئے گی کہ اے خدا! جو نعمت تو نے بھی مجھے دی ہے وہ میری اولاد کو بھی دے اور ان میں بھی انعام جاری فرما۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس رنگ میں دعا کی۔ لیکن حقیقت میں اگر آپ غور کریں تو جو انعام مانگا جا رہا ہے وہ وقف کامل ہے۔ کامل وقف کے سوا نبوت ہو نہیں سکتی''۔

اور اس تحریک کا ان الفاظ میں نمایاں اجراء فرمایا کہ

''......پس میں نے یہ سوچا کہ ساری جماعت کو میں اس بات پر آمادہ کروں کہ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے جہاں ہم روحانی اولاد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں دعوت الی اللہ کے ذریعہ وہاں اپنے آئندہ ہونے والے بچوں کو خدا کی راہ میں ابھی سے وقف کر دیں اور یہ دعا مانگیں۔'' کہ اے خدا! ہمیں ایک بیٹا دے لیکن اگر تیرے نزدیک بیٹی ہی ہونا مقدر ہے تو ہماری بیٹی ہی تیرے حضور پیش ہے۔ مافی بطنی جو کچھ بھی میرے بطن میں ہے یہ مائیں دعائیں کریں اور والد بھی ابراہیمی دعائیں کریں کہ اے خدا! ہمارے بچوں کو اپنے لئے چن لے ان کو اپنے لئے خاص کر لے تیرے ہو کر رہ جائیں اور آئندہ صدی میں ایک عظیم الشان واقفین بچوں کی فوج ساری دنیا سے اس طرح داخل ہو رہی ہو کہ وہ دنیا سے آزاد ہو رہی ہو اور محمد رسول اللہ ﷺ کے خدا کی غلام بن کر اس صدی میں داخل ہو رہی ہو چھوٹے چھوٹے بچے ہم خدا کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہوں''۔

اور اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''اگلی صدی میں واقفین زندگی کی شدید ضرورت ہے کہ جماعت کے ہر طبقہ سے لکھوکھہا کی تعداد میں واقفین زندگی اس صدی کے ساتھ ہم دراصل خدا کے حضور تحفہ پیش کر رہے ہوں گے لیکن استعمال تو اس صدی کے لوگوں نے کرنا ہے بہرحال۔ تو یہ تحفہ ہم اس صدی کو دینے والے ہیں اس لئے جن کو بھی توفیق ہے وہ اس تحفے کے لئے بھی تیار ہو جائیں۔

ہو سکتا ہے اس نیت سے اس نذر کی برکت سے بعض ایسے خاندان جن میں اولاد نہیں پیدا ہو رہی اور ایسے میاں بیوی جو کسی وجہ سے اولاد سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ اس قربانی کی روح کو قبول فرماتے ہوئے ان کو بھی اولاد دیدے خدا تعالیٰ اس سے پہلے یہ کر چکا ہے''۔

(خطبات طاہر جلد 6 ص 248)

آغاز میں یہ تحریک صرف دو سال کے لئے تھی۔ آپ فرماتے ہیں:

''مجھے خدا نے یہ توجہ دلائی کہ میں آپ کو بتا دوں کہ آئندہ دو سال کے اندر یہ عہد کر لیں جس کو بھی جو اولاد نصیب ہوگی وہ خدا کے حضور پیش کر دے اور اگر آج کچھ مائیں حاملہ ہیں تو وہ بھی اس تحریک میں اگر پہلے شامل نہیں ہو سکی تھیں......تو اب ہو جائیں یہ بھی عہد کریں لیکن ماں باپ کو مل کر عہد کرنا ہوگا دونوں کو اکٹھے فیصلہ کرنا چاہئے تا کہ اس سلسلہ میں پھر یک جہتی پیدا ہو اولاد کی تربیت میں اور بچپن ہی سے ان کی اعلیٰ تربیت کرنی شروع کر دیں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لیے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جبکہ غلبہ (-) کی ایک صدی غلبہ (-) کی دوسری صدی سے مل گئی ہے۔ اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا! تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لیے ان کو عظیم الشان مجاہد بنا۔ اگر اس طرح دعائیں کرتے ہوئے لوگ اپنے آئندہ بچوں کو وقف کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کیلئے تیار ہو جائے گی''۔

(خطبات طاہر جلد 6 ص 249)

احباب جماعت نے اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوری حضور کی خدمت میں اپنی اولادوں کو پیش کر دیا اور ہر باپ اور ہر ماں کی یہ خواہش تھی کہ کہیں وہ اس تحریک میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے اور جن کے اولاد نہ تھی یا جن کی شادیاں نہیں ہوئی تھیں وہ بھی قربانی کے جذبہ سے سرشار ہو کر اپنی بے چینی اور بے بسی کا ذکر کرنے لگے اور خدا کے خلیفہ کی دعاؤں کے طلبگار ہوئے اور جیسا کہ حضور نے اپنے اس خطبہ میں فرمایا تھا خدا کے فضل سے اس تحریک کی بدولت ان بے اولادوں کو اولاد عطا ہوئی اور جو غیر شادی شدہ تھے انہوں نے شادی کے بعد جو اولاد عطا ہوئی جس کے وقف کی قبولیت وہ اپنے خلیفہ سے لے چکے تھے اس تحریک میں شامل کر دیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جماعت کے اس جذبہ کو دیکھتے ہوئے اس تحریک وقف نو کو مستقل طور پر جاری فرما دیا۔

اب یہ بچے جو اپنا بچپن گزار رہے تھے اور تربیت کے عمل سے گزر رہے تھے ان کی تربیت کی بھی بہت زیادہ فکر تھی اس لئے حضور بار بار والدین کو اس طرف نصیحت فرماتے رہے کہ کس طرح ان کو ایک اعلیٰ مقصد کے لئے تیار کرنا ہے تا کہ کل کو یہ ایک بہترین واقف زندگی کے طور پر کام کر سکیں۔ آپ نے فرمایا:

''واقفین بچوں کو وفا سکھائیں۔ وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے۔ وہ واقف زندگی جو وفا کے ساتھ آخری سانس تک اپنے وقف کے ساتھ نہیں چمٹتا، وہ الگ ہوتا ہے تو خواہ جماعت اس کو سزا دے یا نہ دے وہ اپنی روح پر غداری کا داغ لگا لیتا ہے اور یہ بہت بڑا داغ ہے۔ اس لئے آپ نے جو فیصلہ کیا ہے اپنے بچوں کو وقف کرنے کا، یہ بہت بڑا فیصلہ ہے۔ اس فیصلے کے نتیجہ میں یا تو یہ بچے عظیم اولیاء بنیں گے یا پھر عام حال سے بھی جاتے رہیں گے اور ان کو شدید نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ جتنی بلندی ہو، اتنی ہی بلندی سے گرنے کا خطرہ بھی بڑھ جایا کرتا ہے۔ اس لئے بہت احتیاط سے ان کی تربیت کریں اور ان کو وفا کا سبق دیں اور بار بار دیں۔ اپنے بچوں کو سطحی چالاکیوں سے بھی بچائیں۔ بعض بچے شوخیاں کرتے ہیں اور چالاکیاں کرتے ہیں اور ان کو عادت پڑ جاتی ہے۔ وہ دین میں بھی پھر ایسی شوخیوں اور چالاکیوں سے کام لیتے رہتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں بعض دفعہ ان شوخیوں کی تیزی خود ان کے نفس کو ہلاک کر دیتی ہے۔

اس لئے وقف کا معاملہ بہت اہم ہے۔ واقفین بچوں کو یہ سمجھائیں کہ خدا کے ساتھ ایک عہد ہے جو ہم نے تو بڑے خلوص کے ساتھ کیا ہے لیکن اگر تم اس بات کے متحمل نہیں ہو تو تمہیں اجازت ہے کہ تم واپس چلے جاؤ۔ ایک گیٹ (Gate) اور بھی آئے گا۔ جب یہ بچے بلوغت کے قریب پہنچ رہے ہوں گے۔ اس وقت دوبارہ جماعت ان سے پوچھے گی کہ وقف میں رہنا چاہتے ہو یا نہیں چاہتے؟ وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تادم آخر قائم رہتا ہے۔ ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے، واپس نہیں مڑا کرتا''۔

(خطبات طاہر جلد 8 ص 99,98)

نظام جماعت میں بھی ان بچوں کی تربیت اور نگرانی کے لئے ایک شعبہ کے قیام کا ذکر اور اس کی ذمہ داریوں کا ذکر یوں فرمایا کہ:

''وہ مخلصین، وہ سعادتمند احمدی جنہوں نے توفیق پائی کہ اگلی صدی کے لئے اپنے بچے ہدیۃً (دین حق) کو پیش کریں وہ بار ہا مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کی تربیت کس طرح کریں؟ ان کو سمجھانے

کے لئے ان کو طریقے سکھانے کے لئے ان کی مزید راہنمائی کے لئے با قاعدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے اور تحریک جدید کو میں نے سمجھا دیا ہے کہ کس قسم کا لٹریچر تیار ہو، کس قسم کی تربیتی نصائح ہونی چاہئیں ماں باپ کو۔ بچوں کو تو وہ کریں گے۔ ہم نے تو ماں باپ کو ابھی کرنی ہیں اور کیا راہنمائی ہونی چاہئے۔ وہ انشاء اللہ اس کے مطابق کام شروع کر دیں گے پھر ان کو یہ بھی سمجھایا کہ ان بچوں کے لئے اس کے دوسرے قدم کے اوپر لٹریچر تیار کرنا ہے اور مختلف زبانوں میں تیار کرنا ہے تا کہ شروع سے ہی جس رنگ میں ہم تربیت کرنا چاہتے ہیں ان کے گھروں میں وہ تربیت شروع ہو جائے۔ اس ضمن میں میں نے یہ نصیحت کی تھی کہ جن واقفین نو کی پیش کش کرنے والوں کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوئیں ان کو کیا سکھائیں؟ بیٹیوں کے لئے وہ سہولت نہیں جو بیٹوں کے لئے ہوسکتی ہے کہ میدان میں جہاں مرضی ان کو پھینک دو ان کے اپنے کچھ حفاظت کے تقاضے ہیں کچھ ان کے اپنے نوعی تقاضے ہیں جن کے پیش نظر ہم ان سے اسی طرح کام نہیں لے سکتے جس طرح ہر واقف زندگی مرد سے کام لے سکتے ہیں۔ اس لئے ان کو میں نے یہ کہا تھا کہ ایسی بچیوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لائیں''۔

(خطبات طاہر جلد 8 ص 600)

والدین کے کردار کو سامنے رکھتے ہوئے ان بچوں کی تربیت اور ان کے عظیم کردار کی تعمیر کے ضمن میں مزید فرمایا:

''تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لے لیں گے اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے یہ دو نسلوں کے رابطے کے وقت ایک ایسا اصول ہے جس کو بھلانے کے نتیجے میں قومیں ہلاک بھی ہوسکتی ہیں اور یاد رکھنے کے نتیجے میں ترقی بھی کر سکتی ہیں۔ ایک نسل اگلی نسل پر جو اثر چھوڑا کرتی ہے اس میں عموماً یہ اصول کارفرما ہوتا ہے کہ بچے ماں باپ کی کمزوریوں کو پکڑنے میں تیزی کرتے ہیں اور ان کی باتوں کی طرف کم توجہ کرتے ہیں اگر باتیں عظیم کردار کی ہوں اور بیچ میں سے کمزوری ہو تو بچہ بیچ کی کمزوری کو پکڑے گا اس لئے یاد رکھیں کہ بچوں کی تربیت کے لئے آپ کو اپنی تربیت ضرور کرنی ہوگی۔ ان بچوں کو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ بچو! تم سچ بولا کرو، تم نے (مربی) بننا ہے۔ تم بددیانتی نہ کیا کرو تم نے (مربی) بننا ہے۔ تم غیبت نہ کیا کرو۔ تم لڑائی جھگڑا نہ کرو اور یہ باتیں کرنے کے بعد پھر ماں باپ ایسا لڑیں جھگڑیں، پھر ایسی مغلظات بکیں ایک دوسرے کے خلاف، ایسی بے عزتیاں کریں کہ وہ کہیں کہ بچے کو تو ہم نے نصیحت کر دی اب ہم اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا جو ان کی اپنی زندگی ہے وہی بچے کی زندگی ہے۔ جو فرضی زندگی انہوں نے بنائی ہوئی ہے کہ یہ کرو! بچے کو کوڑی کی بھی اس کی پرواہ نہیں ایسے ماں باپ جو جھوٹ بولتے ہیں وہ لاکھ بچوں کو کہیں کہ جب تم جھوٹ بولتے ہو تو بڑی تکلیف ہوتی ہے تم خدا کیلئے سچ بولا کرو سچائی میں زندگی ہے بچہ کہتا ہے ٹھیک ہے یہ بات لیکن اندر سے وہ سمجھتا ہے کہ ماں باپ جھوٹے ہیں اور وہ ضرور جھوٹ بولتا ہے۔ اس لئے دو نسلوں کے جوڑ کے وقت یہ اصول کارفرما ہوتا ہے اور اس کو نظرانداز کرنے کے نتیجے میں آپس میں خلا پیدا ہو جاتے ہیں''۔ (خطبات طاہر جلد 8 ص 604)

مزید فرمایا:

''جہاں تک تربیت کا تعلق ہے آپ نے اگر یہ واقفین اچھی حالت میں، سلجھی ہوئی طبیعتوں کے ساتھ جماعت کے سامنے پیش کئے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس جوہر قابل سے بہت عظیم انقلابات برپا ہوں گے اور جماعت ان سے بڑے بڑے عظیم فوائد حاصل کر سکے گی لیکن اگر معمولی کجیوں والے بھی آئے تو بعض دفعہ وہ کجیاں پھر بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں۔ بعض دیواروں میں رخنے پڑتے ہیں وہ سطحی ہوتے ہیں اور انجینئر دیکھتے ہیں کہ کوئی خطرے کی بات نہیں۔ مگر بعض گہرے ہوتے ہیں اور وہ وقت کے ساتھ پھٹنے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر چھتیں بھی ان کی وجہ سے گر جاتی ہیں۔ تو بنیادی اخلاقی کمزوریاں ان گہرے رخنوں کے مشابہ ہوا کرتی ہیں ان کو اگر ایک دفعہ آپ نے پیدا ہونے دیا تو آئندہ نسلوں کی چھتیں گرا دیں گے۔ اس لئے خدا کا خوف کرتے ہوئے استغفار کرتے ہوئے اس مضمون کو اچھی طرح ذہن نشین کریں اور دل نشین کریں اور اپنے کردار میں ایک پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں تا کہ آپ کی یہ پاکیزہ تبدیلی اگلی نسلوں کی اصلاح اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے اور بنیادوں کا کام دے جس پر عظیم عمارتیں تعمیر ہوں گی''۔

(خطبات طاہر جلد 8 ص 605)

پھر فرمایا:

''واقفین نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجے میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں پوری توجہ ان پر اس طرح دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جا رہا ہو''۔

(خطبات طاہر جلد 8 ص 777)

ان بچوں کے اخلاق کے ضمن میں فرمایا:

''پس واقفین بچوں کے اخلاق پر خصوصیت سے توجہ کی ضرورت ہے۔ انہیں خوش اخلاق بنانا چاہئے۔ ایک تو اخلاق کا لفظ ہے جو زیادہ گہرے خصائل سے تعلق رکھتا ہے اس کے متعلق میں پہلے کئی دفعہ بات کر چکا ہوں لیکن ایک اخلاق کا معنی عرف عام میں انسان کی میل جول کی اس صلاحیت کو کہتے ہیں جس سے وہ دشمن کم بناتا ہے اور دوست زیادہ۔ کوئی بدمزاج انسان اچھا واقف زندگی ثابت نہیں ہوسکتا۔ اور کوئی خشک مزاج انسان ملاں تو کہلا سکتا ہے، صحیح معنوں میں روحانی انسان نہیں بن سکتا''۔

(خطبات طاہر جلد 8 ص 106)

وقف نو میں شامل بچیوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ

''پس واقفین زندگی کی بیویوں کے لئے یا واقفین زندگی لڑکیوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہ سلیقہ سیکھیں کہ کسی سے اس کی توفیق سے بڑھ کر نہ توقع رکھیں نہ مطالبہ کریں اور قناعت کے ساتھ کم پر راضی رہنا سیکھ لیں''۔

(خطبات طاہر جلد 8 ص 108)

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی احمدیت کی اس فوج کی تربیت کے لئے دن رات فکر مند رہتے ہیں اور لحہ بہ لحہ ان کی راہنمائی فرماتے ہیں۔ گلشن وقف نو کلاسز کا اجراء اور حضور انور کی شفقت فرماتے ہوئے ان میں شمولیت اس کی آئینہ دار ہے۔ صرف یہی نہیں دنیا کے کسی ملک میں کسی کنارے پر حضور تشریف لے جائیں ان واقفین نو کو ملاقات کا شرف بخشتے ہوئے اور اپنی مجالس سے فیضیاب کرتے ہوئے فرداً فرداً ہر واقف/ واقفہ نو کی راہنمائی فرمانا اس امر کی طرف راہنمائی فرمانا ہے کہ اس تحریک کی اہمیت کیا ہے اور اس میں شمولیت اختیار کرنے والوں کا کیا مقام اور کیا مقصد ہے جس کے لئے انہیں تیار کیا جا رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 22 اکتوبر 2010ء میں ان احمدی ماؤں کو بھی نصیحت فرمائی جو اپنے بچے خدا کے حضور وقف کر چکی ہیں کہ کس طرح دعاؤں سے کام لیتے ہوئے ان کو وقف کے لئے تیار کرنا ہے۔ اس کے ذہنوں میں یہ ڈالنا ہے کہ وہ ایک واقف زندگی ہے جس نے دنیا نہیں کمانی بلکہ دین کی خدمت کرنی ہے اور جب بھی جماعت اس کو خدمت کے لئے بلائے گی تو وہ یہ پوچھے کہ کیا کیا خدمت کرنا ہے مجھے نہ کہ دنیا کی نوکریوں کی طرح یہ پوچھے کہ اس کا صلہ کتنا ملے گا۔

حضور فرماتے ہیں:۔

''پس جب خاص طور پر مائیں اس دعا کے ساتھ اپنے بچے جماعت کو پیش کرتی ہیں، خلیفہ وقت کے سامنے پیش کرتی ہیں اور کریں گی، تو ان کی بہت بڑی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ پھر ان بچوں کی تربیت اس طرح کریں کہ وہ اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں اس وقف کا حق ادا کرتے ہوئے گزارنے کے لئے پیش کریں۔ پورا عرصہ حمل ان کے لئے یہ دعا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو دین کا خادم بنائے۔ دنیاوی آلائشوں سے پاک رکھے۔ دنیا کی طرف رغبت نہ ہو بلکہ یہ لوگ دین کے لئے خالص ہو جائیں۔ پھر پیدائش کے بعد بچے کی تعلیم و تربیت اس نہج پر ہو کہ اس بچے کو ہر وقت یہ پیش نظر رہے اور اس کو یہ باور بھی کروایا جائے کہ میں واقف زندگی ہوں اور میں نے دنیاوی جھمیلوں میں پڑنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت میں زندگی گزارنی ہے۔ جب اس طرح ابتدا سے ہی تربیت ہوگی تو نوجوانی میں قدم رکھ کر بچہ خود اپنے آپ کو پیش کرے گا اور خالص ہو کر دین کی خدمت کے لئے پیش کرنے کی کوشش کرے گا''۔

ان کی تربیت کے ضمن میں مزید فرمایا:

''بیشک والدین کا بھی یہ کام ہے کہ اپنے ہر بچے کی تربیت کریں اور کوئی احمدی بچہ بھی ضائع ہونا جماعت برداشت نہیں کر سکتی۔ یہ سب جماعت اور قوم کی امانت ہیں۔ لیکن واقفین نو بچوں کے ذہن میں بچپن سے ہی یہ ڈالا جائے کہ تمہیں ہم نے خدا تعالیٰ کے راستے میں وقف کیا ہے۔ صرف وقف نو کا ٹائٹل مل جانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ تمہاری تربیت، تمہاری تعلیم، تمہارا اٹھنا بیٹھنا، تمہارا بات چیت کرنا، تمہارا لوگوں سے ملنا جلنا، تمہیں دوسروں سے ممتاز کرے گا۔ یہ عادتیں پھر عمر کے ساتھ ساتھ پختہ ہوں اور کوئی انگلی کبھی تمہاری کردار کشی کرتے ہوئے نہ اٹھے''۔

جامعات میں پڑھنے والے واقفین زندگی سے فرمایا:

''آجکل واقفین نو میں سے ایک بڑی تعداد (تعداد کے لحاظ سے تو ایک اچھی تعداد ہے لیکن واقفین نو کی نسبت کے لحاظ سے نہیں) جو مختلف ملکوں کے جامعہ احمدیہ میں پڑھ رہی ہے انہیں ہمیشہ پہلے اپنے والدین کے عہد کو، پھر اپنے عہد کو اور اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو اور حضرت مسیح موعود کی توقعات کو سامنے رکھنا چاہئے اور ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ یہ وفا کا مظاہرہ ہے جو ہر واقف زندگی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے''۔

جامعات کے علاوہ مختلف میدانوں میں تعلیم حاصل کرنے والے واقفین کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

''واقفین نو کی ایک بڑی تعداد ایسے لڑکوں اور لڑکیوں پر مشتمل ہے جو دینی علم حاصل کرنے کے لئے جامعہ میں داخل نہیں ہوتے اور مختلف میدانوں میں جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑی تعداد ہے۔ جماعت کو ایسے واقفین کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو مختلف فیلڈز میں جائیں اور جماعت کی خدمت کریں۔ اس لئے پڑھائی کی ہر سٹیج پر واقفین نو کو مرکز سے مشورہ کرنا چاہئے کہ اب یہاں پہنچ گئے ہیں ہم

باقی صفحہ 4 پر

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

11 جنوری 2012ء

12:35 am	عربی سروس
1:35 am	ان سائٹ
1:55 am	گلشن وقف نو
3:05 am	جلسہ سالانہ یو۔کے
4:00 am	ریئل ٹاک
5:00 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:50 am	الترتیل
6:30 am	لقاءمع العرب
7:35 am	عربی سیکھئے
8:00 am	کینیڈین سروس
8:40 am	سوال و جواب
10:05 am	جلسہ سالانہ یو۔کے
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	دعائے مستجاب
11:50 am	یسرنا القرآن
12:10 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
12:55 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال و جواب
3:20 pm	انڈونیشین سروس
4:20 pm	سواحیلی سروس
5:25 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7/ اپریل 2006ء
6:50 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	گلشن وقف نو
9:05 pm	دعائے مستجاب
9:55 pm	فقہی مسائل
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:20 pm	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ

12 جنوری 2012ء

12:25 am	ایم ٹی اے سپورٹس
12:45 am	دعائے مستجاب
1:20 am	سوال و جواب
2:25 am	فقہی مسائل
3:00 am	گلشن وقف نو
4:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7/ اپریل 2006ء
5:00 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:40 am	ایم ٹی اے سپورٹس
5:55 am	فقہی مسائل
6:35 am	لقاءمع العرب
7:40 am	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
8:25 am	دعائے مستجاب
9:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7/ اپریل 2006ء
10:05 am	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:35 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
12:30 pm	یسرنا القرآن
12:45 pm	ربوہ کی رپورٹ
1:10 pm	فیتھ میٹرز
2:10 pm	غزوات النبی ﷺ
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	پشتو سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	بنگلہ سروس
7:00 pm	ترجمۃ القرآن
8:05 pm	خلافت کا سفر
9:05 pm	ربوہ کی رپورٹ
9:50 pm	فیتھ میٹرز
11:00 pm	ایم ٹی اے سپورٹس
11:20 pm	دعوت الی اللہ سیمینار جرمنی

13 جنوری 2012ء

5:00 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	ان سائٹ
5:45 am	گفتگو پروگرام
6:25 am	لقاءمع العرب
7:40 am	ترجمۃ القرآن
8:55 am	غزوات النبی ﷺ
10:05 am	خدام الاحمدیہ یو کے اجتماع 26 ستمبر 2010ء
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:20 am	گفتگو پروگرام
12:00 pm	بستان وقف نو
1:00 pm	سرائیکی سروس
1:55 pm	راہ ہدیٰ
3:30 pm	انڈونیشین سروس
4:35 pm	تلاوت قرآن کریم
4:55 pm	سیرت صحابیات ﷺ
6:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
7:10 pm	درس حدیث
7:30 pm	بنگلہ سروس
8:25 pm	ریئل ٹاک
9:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جنوری 2012ء
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	لجنہ اماء اللہ یو کے اجتماع

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب تقسیم انعامات

(ورزشی مقابلہ جات مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کو سال 2011ء میں مختلف اوقات میں مختلف ورزشی مقابلہ جات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ 29 تا 31 جنوری 2011ء کو ایوان محمود میں بیڈمنٹن و ٹیبل ٹینس ڈبل و سنگل کے مقابلہ جات صف اول اور صف دوم کے الگ الگ کروائے گئے۔ 29 ستمبر 2011ء کو دارالرحمت شرقی کی گراؤنڈ میں کلائی پکڑنے کے مقابلہ جات صف اول اور صف دوم کے الگ الگ کروائے گئے۔ 30 ستمبر کو جلسہ گاہ میں سائیکل ریس کا مقابلہ کروایا گیا۔ 28 اور 29/ اکتوبر کو دارالرحمت وسطی کی گراؤنڈ میں پیدل چلنا، دوڑ 100 میٹر، گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا اور نیزہ پھینکنا کے مقابلہ جات، صف اول اور صف دوم کے الگ الگ کروائے گئے۔ 27 نومبر کو دارالنصر وسطی کی گراؤنڈ میں والی بال کا مقابلہ کروایا گیا۔ 30 نومبر کو دارالرحمت وسطی کی گراؤنڈ میں رسہ کشی صف اول اور صف دوم کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ 8 دسمبر 2011ء کو مجلس انصاراللہ مقامی کے ہال میں مشاہدہ معائنہ کا مقابلہ کروایا گیا۔

تقریب تقسیم انعامات مورخہ 15 دسمبر 2011ء کو مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے بالائی ہال میں محترم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کی زیر صدارت منعقد کی گئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم خالد محمود سدھو صاحب منتظم ذہانت و صحت جسمانی نے رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے پوزیشن حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

درخواست دعا

مکرم احمد ایاز مبین صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کا موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے گھٹنا زخمی ہو گیا ہے اور گھٹنے کے جوڑ کا آپریشن متوقع ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفاء عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم محمد عاصم حلیم صاحب معلم سلسلہ مانا نوالہ 203 ر۔ب ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

میرے حلقہ کی ایک بچی ناصرہ زعیمہ بنت مکرم زاہد اقبال مغل صاحب ملک پور ضلع فیصل آباد نے 8 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کرلیا ہے۔ عزیزہ کو معلمین وقف جدید اور ان کی والدہ محترمہ نے محنت اور خلوص سے قرآن کریم پڑھایا ہے۔ تقریب آمین کے موقع پر خاکسار نے مورخہ 30 دسمبر 2011ء کو بعد نماز جمعہ ان کے گھر واقع ملک پور میں عزیزہ سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کرائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اور جملہ اہل خانہ کو ہر آن اپنے فیوض و برکات سے سرفراز فرمائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ دارالنصر غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم ڈاکٹر اورنگ زیب علوی صاحب سابق رجسٹرار انستھیزیا فضل عمر ہسپتال ربوہ کی شادی کی تقریب محترمہ مشعل رانا صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر منور احمد رانا صاحب آسٹریلیا سے مورخہ 24 دسمبر 2011ء کو مرگلہ ہوٹل اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم رانا تصور احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مورخہ 26 دسمبر 2011ء کو گوندل بینکوئیٹ ہال میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ تلاوت کے بعد مکرم نصیر احمد چودھری صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے دعا کرائی۔ قبل ازیں مورخہ 12 مارچ 2011ء کو ان کے نکاح کا اعلان مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بیت مبارک میں پانچ لاکھ روپیہ حق مہر پر کیا تھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ

گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ

خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ

(بکنگ جاری ہے)

047-6212758, 0300-7709458
0300-7704354, 0301-7979258

مستحق طلبہ کی امداد

جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ ’’امداد طلبہ‘‘ کے نام سے قائم ہے۔ یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کے لئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ’’امداد طلبہ‘‘ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

مکان برائے فروخت

ایک عدد مکان نمبر 6/28 واقع دارالعلوم شرقی برکت ربوہ برقبہ 5 مرلے برائے فروخت ہے

رابطہ نمبرز: 0300-7278117,0336-7068616

خبریں

این آر او فیصلے پر عمل کیلئے حکومت کو آخری مہلت سپریم کورٹ نے این آر او فیصلے پر عملدرآمد کیلئے حکومت کو 10 جنوری تک مہلت دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر آئندہ منگل تک فیصلے پر عملدرآمد نہ ہوا تو سخت کارروائی کی جائے گی۔ آخری موقع دے رہے ہیں اس کے بعد آرڈر نہیں ایکشن ہوگا۔

سی این جی کی بندش اور قیمتوں میں اضافے کے خلاف ٹرانسپورٹرز کی ہڑتال ملک کے سب سے بڑے صوبے پنجاب اور خیبر پختونخوا میں سی این جی اسٹیشنز کی بندش اور قیمتوں میں اضافے کے خلاف ٹرانسپورٹرز کی جانب سے ہڑتال کا اور عوام کی جانب سے مظاہروں کا سلسلہ جاری۔ پولیس اور مظاہرین اور طلباء کے درمیان جھڑپوں کے نتیجے میں متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ مشتعل افراد نے ہائی ویز سمیت مختلف سڑکیں بلاک کر دیں۔ سی این جی کی بندش کی وجہ سے سڑکوں سے ٹریفک غائب ہوگئی جس کے باعث طلباء اور دفاتر جانے والوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

لنڈی کوتل اور پشاور میں بم دھماکے لنڈی کوتل کے بازار سے خاصہ دار فورس کی گاڑی گزر رہی تھی کہ ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ کر دیا گیا جس کے باعث 2 گاڑیوں تباہ ہوگئیں جبکہ 4 خاصہ دار اہلکار جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے۔ دوسری جانب پشاور میں ایک مارکیٹ کی بیسمنٹ میں نیٹ کیفے میں زور دار دھماکہ ہوا جس سے 2/افراد جاں بحق اور 22 زخمی ہوگئے۔

اورکزئی ایجنسی میں سیکیورٹی فورسز کی گولہ باری قبائلی علاقے اورکزئی ایجنسی کے مختلف علاقوں میں سیکیورٹی فورسز کی گولہ باری کے نتیجہ میں 9 شدت پسند ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ جبکہ شدت پسندوں کے 4 ٹھکانے بھی تباہ ہوگئے۔

امریکہ کا پاکستان پر دباؤ بڑھانے کیلئے ایک اور ہتھکنڈا امریکہ نے پاکستان پر دباؤ بڑھانے کیلئے ایک اور ہتھکنڈا استعمال کرتے ہوئے ایف سولہ طیاروں کی فراہمی روک دی ہے۔ اس بات کا انکشاف ایک نجی ٹی وی کے پروگرام میں کیا گیا ہے۔ معاہدے کے تحت امریکہ نے رواں سال پاکستان کو 6 ایف سولہ طیارے فراہم کرنا تھا۔ دونوں ملکوں کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے بعد امریکہ نے طیاروں کی ترسیل روکنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بھارت میں گائے کا گوشت کھانے پر 7 برس سزا کا نیا قانون بھارت کی ریاست مدھیہ پردیش میں گائے کو ذبح کرنے سے متعلق وضع کردہ ایک نئے قانون کے تحت گائے کا گوشت کھانے پر بھی 7 برس قید کی سزا ہوسکتی ہے۔ نئے قانون کے مطابق گائے، بیل، سانڈ یا اس کی نسل کے کسی دوسرے مویشی کا گوشت کھانا، گوشت رکھنا یا پھر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا قانوناً جرم ہے اور ان تمام معاملوں میں 7 برس قید کی سزا مقرر کی گئی ہے۔

پاکستان کی 69 فیصد آبادی اپنی زندگی سے ناخوش پاکستان کی تقریباً ایک تہائی آبادی اپنی موجودہ زندگی سے خوش ہے۔ یہ بات گیلپ سروے کے تحت 58 ممالک میں کرائے گئے عالمی سروے میں سامنے آئی سروے میں پوچھا گیا تھا کہ کیا آپ اپنی زندگی سے خوش ہیں یا ناخوش جس کے جواب میں 31 فیصد پاکستانیوں نے موجودہ زندگی کو خوش قرار دیا جبکہ بقیہ افراد ناخوش یا ملے جلے جذبات رکھتے ہیں۔ مجموعی طور پر پاکستان 41 واں بڑا خوش یا 17 واں بڑا ناخوش ملک قرار پایا ہے۔

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

ربوہ میں طلوع وغروب 5۔جنوری	
طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	5:20

ماہر امراض جگر کی آمد

مورخہ 8 جنوری 2012ء کو مکرم ڈاکٹر شیخ محمد محمود صاحب ماہر امراض معدہ و جگر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تشریف لا رہے ہیں۔ مریضان سے درخواست ہے کہ ہسپتال کے پرچی روم سے قبل از وقت پرچی بنوالیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نئے سال کا کیلنڈر مفت حاصل کریں
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون: 042-35301549-50-042-34890083
موبائل: 042-35418406-37448406-0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

FR-10

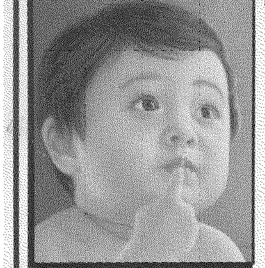

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج
ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصے سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کرکے دعائیں حاصل کر رہا ہے
حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم)
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ

ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٰہی اسٹاپ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون: 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

ہیڈ آفس: مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com
سب آفس: مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com